(1962_2_183_2189)

17اپریل1962

از عدالت الاعظمیٰ

ریاست بہار

بنام

کامیشور پرساد ورما

(جے۔ایل۔کپور، کے۔سی۔داس گپتا اور رگھوبر دیال، جسٹسز)

حبس بیجا۔ رہائی اور دوبارہ گرفتاری۔قانونی حیثیت۔قابل اطلاق اصول۔ضابطہ فوجداری، 1898 (V آف 1898)، دفعہ 491۔

بیپت گوپ کو تعزیرات ہند کی دفعہ 323 اور 324 کے ساتھ دفعہ 511 کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا تھا اور بریت کے خلاف اپیل پر ہائی کورٹ نے چھ ماہ قید بامشقت کی سزا سنائی تھی، لیکن انہیں حراست میں نہیں لیا گیا تھا اور سنگین بیماری کی بنیاد پر انہیں آرمڈ/ گارڈ کے تحت اسپتال میں رکھا گیا تھا۔مدعا علیہ کی درخواست پر اور میڈیکل اتھارٹی کی سفارش پر اسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جیل مینوئل رولز کے تحت رہا کر دیا۔ درخواست گزار نے دلیل دی کہ ان کی رہائی جیل مینوئل رولز کی دفعہ 549 کے تحت مشروط ہے، جسے مدعا علیہ نے چیلنج کیا تھا۔ان کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کیے گئے تھے جس پر انہوں نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ سے رجوع کیا اور ابتدائی سماعت پر پیش ہونے کی ہدایت کی۔انہوں نے ضلع مجسٹریٹ کے سامنے ایک درخواست پیش کی جس میں ان کی پیشی اور ہائی کورٹ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کرنے کا موقع دینے کی درخواست کی گئی تھی۔دی. ضلع مجسٹریٹ نے کوئی حکم جاری نہیں کیا لیکن ہائی کورٹ میں مدعا علیہ کی عرضی سے ایسا لگتا ہے کہ پٹنہ کے سینئر ڈپٹی کلکٹر نے ان کی گرفتاری کا حکم دیا اور انہیں

جیل بھیج دیا اور ہائی کورٹ میں ان کی درخواست واپس لے لی گئی۔ ہائی کورٹ نے مدعا علیہ کی درخواست منظور کرتے ہوئے اسے حراست سے رہا کرنے کا حکم دیا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ ضلع مجسٹریٹ کے ذریعہ رہائی کا حکم غیر مشروط رہائی ہے اور اس لئے اسے دوبارہ گرفتار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس حکم کے خلاف ریاست نے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل دائر کی تھی۔ درخواست گزار نے دلیل دی کہ رہائی جیل مینوئل رولز کے قاعدہ 549 کے تحت ہونی چاہئے نہ کہ کسی اور قاعدے کے تحت۔

انہوں نے کہا کہ ریاست نے یہ واضح نہیں کیا کہ انہیں کس قانون کے تحت رہا کیا گیا تھا اور کس قانونی اختیار کے تحت انہیں دوبارہ گرفتار کیا گیا تھا اور اس طرح کے قانونی اختیار کی عدم موجودگی میں حراست غیر قانونی تھی اور اپیل ناکام ہونی چاہیے۔

ایشوگبائی ایلیکو بنام آفیسر ایڈمنسٹرنگ گورنمنٹ آف نائجیریا اور دیگر، (1931) اے سی 662 نے درخواست دی۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1960 کب فوجداری اپیل نمبر 242۔

پٹنہ ہائی کورٹ کے 2 جون 1958 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس۔ پی۔ ورما۔

مدعا علیہ کی طرف سے اے۔ ایس۔ آر۔ چاری، ڈی۔ پی۔ سنگھ، آر۔ کے۔ گرگ، ایس۔ جی۔ اگروال اور ایم۔ کے۔ راما مورتی شامل ہیں۔

17 اپریل 1962ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس کپور: ریاست بہار نے پٹنہ ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کے خلاف یہ اپیل دائر کی ہے اور یہ آئین کے آرٹیکل 226 اور فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 491 کے تحت ایک بپت گوپ کی حراست کے معاملے میں ہیبیاس کارپس کی رٹ کے لئے کارروائی سے پیدا ہوئی ہے۔موجودہ مدعاعلیہ ہائی کورٹ میں درخواست گزار تھے۔

پٹنہ ضلع کے رہنے والے بپت گوپ کو دفعہ 8323 اور دفعہ 324 اور دفعہ 511 کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا۔تعزیرات ہند کی دفعات کے تحت 29 نومبر کو سزا سنائی گئی۔ 1957ء سے لے کر چھ ماہ تک کی سخت محنت ضابطہ فوجداری کی دفعہ 417 کے تحت بریت کے خلاف اپیل پر ہائی کورٹ نے انہیں قید کی سزا سنائی تھی لیکن انہیں 6 جنوری 1958 تک حراست میں نہیں لیا گیا تھا اور اس کے باوجود انہیں پٹنہ میڈیکل کالج ہاسپٹل میں ایک پے نگ وارڈ میں مسلح نگرانی میں رکھا گیا تھا،اس بنیاد پر کہ وہ شدید بیمار ہیں۔ مدعاعلیہ کی درخواست پر اور مناسب میڈیکل اتھارٹی کی سفارش پر ضلع مجسٹریٹ نے 11 مارچ 1958 کو جیل مینوئل کے قواعد کے تحت بپت گوپ کو رہا کر دیا تھا جب ان کی قید کی مدت چار ماہ اور تین دن تھی۔ درخواست گزار کی دلیل آئی 3 ہے کہ اسے قاعدہ 549 کے تحت رہا کیا گیا تھا جو قیدیوں کی مشروط رہائی کا اہتمام کرتا ہے لیکن مدعاعلیہ اس قاعدے کے تحت رہائی کی حقیقت کو چیلنج کرتا ہے۔بپت گوپ کو پیش کرنے کے لئے کہا گیا تھا لیکن چونکہ وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے تھے اس لئے انہیں 27 اپریل 1958 کے ایک حکم کے ذریعہ نوٹس جاری کیا گیا تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ ان کے ضمانتی بانڈ کیوں ضبط نہیں کیے جانے چاہئیں۔اسی حکم کے ذریعے گرفتاری کے لیے ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

29 اپریل 1958 کو بپت گوپ نے ضلع مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف آرٹیکل 226 کے تحت عرضی دائر کی اور ہائی کورٹ نے یکم مئی 1958 کو ہدایت دی کہ بپت گوپ پیر کو پیش ہوں جس کے بعد 5 مئی 1958 کو درخواست پر ابتدائی سماعت ہونی تھی۔

یکم مئی 1958 کو بپت گوپ پٹنہ کے ضلع مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوئے اور ایک درخواست دی جس میں کہا گیا کہ انہوں نے مذکورہ درخواست ہائی کورٹ میں دائر کی ہے اور انہیں پیر کو وہاں پیش ہونا ہے اور انہوں نے درخواست کی کہ انہیں ہائی کورٹ میں اپنا مقدمہ پیش کرنے کا موقع دیا جائے اور پولیس کے

ہاتھوں ان کے ساتھ بدسلوکی سے بچا جائے۔ ریکارڈ پر کوئی حکم نہیں ہے کہ ضلع مجسٹریٹ نے کیا کیا لیکن ہائی کورٹ میں مدعا علیہ کی عرضی سے ایسا لگتا ہے کہ ضلع مجسٹریٹ کے سامنے درخواست پر پٹنہ کے سینئر ڈپٹی کلکٹر نے سماعت کی، جنہوں نے بپت گوپ کو حراست میں لینے اور جیل بھیجنے کا حکم دیا۔ اس سے پہلے بپت گوپ کی ہائی کورٹ میں دائر عرضی کو 2 مئی 1958 کو واپس لے لیا گیا تھا۔

ہائی کورٹ نے 5 مئی 1958 کو مدعا علیہ کی طرف سے دائر درخواست پر سماعت کی اور کچھ ترامیم کے بعد درخواست منظور کر لی گئی اور بپت گوپ کو حراست سے رہا کرنے کا حکم دیا گیا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ پٹنہ کے ضلع مجسٹریٹ کی طرف سے مذکورہ بالا رہائی کا حکم ان کی غیر مشروط رہائی کا حکم ہے اور اس لئے انہیں دوبارہ گرفتار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ اس حکم کے خلاف ہے کہ ریاست خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں آئی ہے، آرٹیکل 134(1)(سی) کے تحت اس کی درخواست کو ہائی کورٹ نے خارج کر دیا ہے۔

مدعا علیہ کی طرف سے دائر آرٹیکل 226 کے تحت دائر عرضی پر ہائی کورٹ نے ایک قاعدہ جاری کیا جس میں اپیل کنندہ ریاست سے کہا گیا ہے کہ وہ وجہ بتائے کہ حبس بیجا کی رٹ کیوں جاری نہ کی جائے۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ ریاست کی طرف سے کوئی ریٹرن داخل نہیں کیا گیا اور ریکارڈ سے یہ واضح نہیں ہے کہ بپت گوپ کو کس طرح یا کس اختیار کے تحت حراست میں لیا گیا تھا اور کس اختیار کے تحت جیلر انہیں جیل میں حراست میں لے رہا تھا۔ ضلع مجسٹریٹ کے حکم سے پتہ چلتا ہے کہ غیر ضمانتی وارنٹ جاری کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ مدعا علیہ کی عرضی سے پتہ چلتا ہے کہ بپیت گوپ کو سینئر ڈپٹی کلکٹر کے حکم کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ اس ریکارڈ سے یہ واضح نہیں ہے کہ سینئر ڈپٹی کلکٹر کو بپت گوپ کو دوبارہ گرفتاری کا حکم دینے کا کیا اختیار تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ بپت گوپ نے یکم مئی 1958 کو ہتھیار ڈالے تھے، یہ واضح نہیں ہے کہ انہوں نے کس کے سامنے ہتھیار ڈالے تھے۔ درخواست میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری واپس لینے کا حکم دیا گیا اور ریکارڈ تصدیق کے لیے ضلع مجسٹریٹ کو بھیجا گیا جنہوں نے جاری کیے جانے والے غیر ضمانتی وارنٹ واپس لے لیے۔ جب ریکارڈ کو تصدیق کے لئے ضلع مجسٹریٹ کے پاس بھیجا گیا تھا اور اس کے بعد ضلع مجسٹریٹ کے ذریعہ ایسا کیا گیا تھا تو اسے بھی نہیں دکھایا گیا تھا۔ مناسب دستاویزات کے ساتھ مناسب طریقے سے تیار کردہ ریٹرن کی عدم موجودگی میں یہ معلوم کرنا ممکن نہیں ہے کہ بپت گوپ کی دوبارہ گرفتاری کے سلسلے میں اصل میں کیا ہوا تھا اور یہی وجہ ہے کہ مناسب ریٹرن داخل کرنا ضروری ہے اور زیادہ تر دائرہ اختیار میں اس پر زور دیا جاتا ہے۔

درخواست گزار کی جانب سے دلیل دی گئی کہ بپت گوپ کی رہائی جیل مینوئل رولز کے قاعدہ 549 کے تحت ہے جو جیل ایکٹ کے تحت جاری کی گئی ہے اور اس کے تحت رہائی مشروط ہے۔ درخواست گزار اس عدالت کی رائے حاصل کرنے کے لئے بے چین تھا کہ قاعدہ 549 کے صحیح معنی اور حد کیا ہے جس کے تحت اپیل کنندہ کے مطابق بپت گوپ کو رہا کیا گیا تھا۔ اس ریکارڈ پر یہ واضح نہیں ہے کہ انہیں کس قاعدے کے تحت رہا کیا گیا تھا۔ آرٹیکل 226 کے تحت مدعا علیہ کی درخواست سے ایسا لگتا ہے کہ مدعا علیہ نے بپت گوپ کی رہائی کے لئے اس بنیاد پر درخواست دی تھی کہ وہ شدید بیمار ہیں۔ پٹنہ میڈیکل کالج میں کلینیکل سرجری کے پروفیسر ڈاکٹر وی این سنہا، ایف آر سی ایس کے ریکارڈ سرٹیفکیٹ میں بتایا گیا ہے کہ بپت گوپ کس بیماری میں مبتلا تھے اور جو علاج انہیں دیا جارہا تھا اس کے تحت ان کی حالت بہتر نہیں ہو رہی تھی۔ اس میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ اگر انہیں رہا کر دیا گیا تو وہ بہتر ہو جائیں گے۔ یہ 2 فروری 1958 کی بات ہے۔ یکم مارچ 1958 کو پٹنہ کے سول سرجن نے ڈاکٹر وی این سنہا سے دوبارہ پوچھا کہ کیا قیدی (بپت گوپ) کو بیماری کی وجہ سے موت کا خطرہ ہے۔ اس پر 3 مارچ 1958 کو ڈاکٹر وی این سنہا نے کہا:

"بیماری کی پیچیدگیاں جو وینٹرل ہرنیا، پیپٹک السر اور اسٹریس اور اسٹرین سنڈروم کی ہیں، بعض اوقات مہلک ثابت ہوتی ہیں"۔

اور 5 مارچ 1958 کو یہ کہا گیا کہ انہیں موت کا خطرہ ہے لیکن اگر انہیں رہا کر دیا گیا تو ان میں بہتری کا امکان ہے۔ پٹنہ کی ڈسٹرکٹ جیل کے سپرنٹنڈنٹ نے ضلع مجسٹریٹ کو ایک خط بھیجا جس میں ان تمام تفصیلات کو پیش کیا گیا۔ اس پر جوڈیشل پیشکر نے ایک نوٹ جاری کیا جس میں انہوں نے کہا:

اس سلسلے میں جیل مینوئل بوئی 548 (1) اور (2) اور (3) اور بوئی 549 دیکھی جاسکتی ہے۔ اگر درخواست گزار کی سزا مذکورہ بالا قانون کے تحت چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو تو ضلع مجسٹریٹ کو قیدی کی رہائی کا حکم جاری کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ جیل حکام کی جانب سے رہائی کی سزا شیٹ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قیدی کی سزا کی مدت صرف 4 (4) ماہ اور 3 (3) دن ہے۔ ان قوانین کو براہ مہربانی دیکھا جاسکتا ہے اور ضروری احکامات جاری کیے جاسکتے ہیں۔

ضلع مجسٹریٹ کے حکم میں" حالات میں رہائی کی اجازت دی گئی" ۔اس سے یہ واضح نہیں ہے کہ بپیت گوپ کو کس قاعدے کے تحت رہا کیا گیا تھا۔ درخواست گزار کی جانب سے دلیل دی گئی کہ رہائی قاعدہ 549 کے تحت ہونی چاہیے نہ کہ کسی اور قاعدے کے تحت اور اس کی حمایت میں بپت گوپ کے رہائی کے آرڈر پر انحصار کیا جاتا ہے جو فارم نمبر 105 میں ہے ۔اس فارم میں قواعد 548، 549 اور 552 کا ذکر ہے اور جو قاعدہ مناسب نہیں تھا اسے ختم کرنا پڑا لیکن ان میں سے کوئی بھی رول ختم نہیں کیا گیا۔لیکن فارم کے نچلے حصے میں دو افراد کا اعلان ہے جنہوں نے کہا تھا کہ وہ بپت گوپ کا چارج سنبھالنے کے لئے تیار ہیں اور خود کو پابند کرتے ہیں کہ وہ ان کی مدت ختم ہونے کی تاریخ سے پہلے کسی بھی وقت ان کے حوالے کر دیں ۔اگر ضرورت ہو تو 9 جولائی، 1958 یہاں یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ متعلقہ قواعد کی حمایت فارم 105 میں درج ذیل ہے:

(1) قاعدہ 549۔ جیل کے اندر یا باہر ان کی صحت یابی کی کوئی امید نہیں ہے ۔میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اسے گھر پر مرنے کا آرام دیا جائے ۔

(2) قاعدہ :549 قیدی کو بیماری کی وجہ سے موت کا خطرہ ہے اور اگر اسے رہا کیا جاتا ہے تو اس کی صحت یابی کا امکان ہے ۔

ضلع مجسٹریٹ کے 7 مارچ 1958 کے حکم اور فارم 105 کی بنیاد پر یہ کہا گیا تھا کہ رہائی قاعدہ 549 کے تحت ہونی چاہیے ۔ ریکارڈ پر موجود احکامات اس بات کو واضح نہیں کرتے ہیں ۔نہ تو ضلع مجسٹریٹ کے حکم اور نہ ہی فارم 105 سے پتہ چلتا ہے کہ بپت گوپ کو قاعدہ 549 کے تحت رہا کیا گیا تھا اور کسی اور قاعدے کے تحت نہیں ۔ ریاست نے حلف نامہ پر جمع کرائے گئے کسی بھی جواب میں یہ واضح کرنے کی پرواہ نہیں کی ہے کہ کس قانون کے تحت بپت گوپ کو رہا کیا گیا تھا اور پھر یہ نہیں دکھایا گیا ہے کہ ان کی دوبارہ گرفتاری کے لئے کون سا قانونی اختیار تھا۔

اس سلسلے میں ایشو بھائی ایلیکو بنام آفیسر ایڈمنسٹرنگ گورنمنٹ آف نائجیریا ((1931) اے سی 662، 670) میں لارڈ اٹکن کے مشاہدات اور قابل اطلاق ہے:

برطانوی قانون کے مطابق ایگزیکٹو کا کوئی بھی رکن کسی برطانوی شہری کی آزادی یا جائیداد میں اس شرط کے بغیر مداخلت نہیں کرسکتا کہ وہ عدالت انصاف کے سامنے اپنے اقدام کی قانونی حیثیت کی حمایت کر سکے۔ اور یہ برطانوی انصاف کی روایت ہے کہ ججوں کو ایگزیکٹو کے سامنے اس طرح کے معاملات کا فیصلہ کرنے سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔

یہ وہی فقہ ہے جو اس ملک میں اپنائی گئی ہے جس کی بنیاد پر اس ملک کی عدالتیں اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتی ہیں۔ اس معاملے میں یہ نہیں دکھایا گیا ہے کہ کوئی قانونی اتھارٹی تھی جس کے تحت بپت گوپ کو دوبارہ گرفتار کیا گیا تھا اور اس طرح کے قانونی اختیار کی غیر موجودگی میں بپت گوپ کی حراست کی حمایت نہیں کی جا سکتی ہے اور یہ غیر قانونی ہے۔ ان حالات میں آرٹیکل 226 کے تحت علاج اس کیس کے حقائق پر صحیح طور پر لاگو ہوتا ہے۔

لٰہذا ہم اس اپیل کو مسترد کرتے ہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 15:12
I am the author of this document